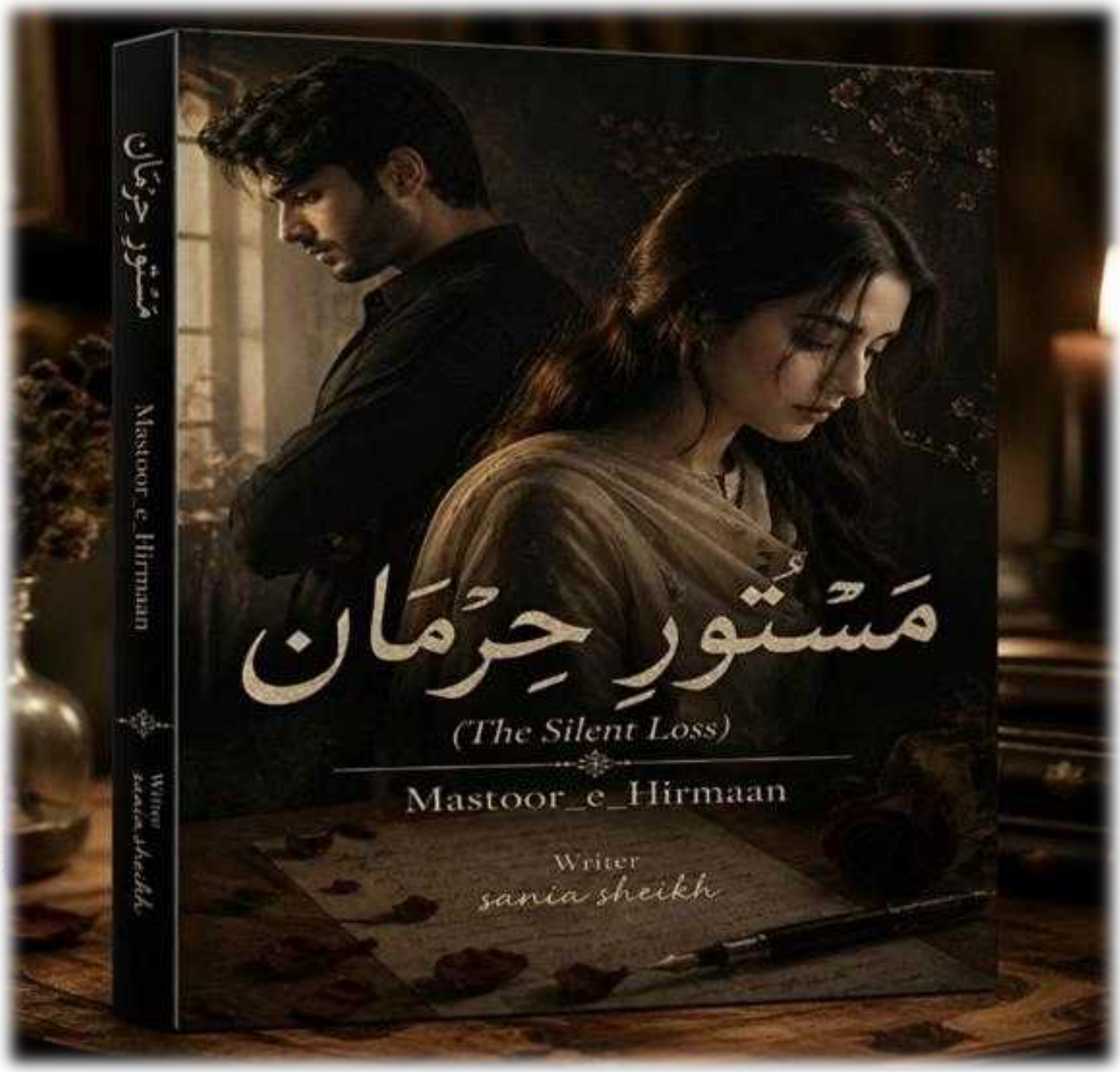

مستورِ حِرْمَان

MASTOOR_E_HIRMAAN

(The_ Silent _Loss)

Writer_Sania Sheikh

قسط 9

✵✵✵✵✵✵✵✵✵✵✵✵✵✵

بوبی آنٹی کے چہرے پر حریم کے لباس کو دیکھ کر شدید ناگواری اور صدمے کے تاثرات ابھرے ---تھوڑی دیر پہلے جس شخص کو وہ اپنا داماد بنانے کی خواہش کر رہی تھیں حریم کو اس کے اتنے قریب دیکھنے کے بعد اب تو وہ اسے اپنے گھر کا چپڑاسی بھی نہ رکھتیں انہوں نے تراب کو گھورتے ہوئے کڑک دار آواز میں پوچھا--

-یہ کون ہے بیٹا؟ کیا تم دونوں یہاں اس محلے کے قانون بھول گئے ہو؟ یہ کس قسم کا حلیہ ہے اس کا--

تم دونوں کو معلوم نہیں کہ کالونی میں اس قسم کے خرافات کی کوئی گنجائش نہیں ہے ---

بوبی آنٹی نے ایک ہی سانس میں جان نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہوا --

انہیں تراب سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہیں تھی-

حریم ہونک پنی بوبی آنٹی کو دیکھ رہی تھی تراب کی سمجھ میں بھی نہیں آرہا تھا وہ حریم کو کیا کہہ کر تعرف کروائے -

آنٹی! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں کون ہوں میں تراب کی---حریم نے نخریلے انداز میں اپنی صفائی دینے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ میران کو اندازہ ہو گیا کہ اگر اس نے اب منہ کھولا تو بوبی آنٹی اسے یہیں کچا چبا جائیں گی -کیونکہ بوبی آنٹی بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ تراب کنوارہ ہے -

میران فوراً صوفے سے اچھلا، اس نے زمین سے حریم کی جیکٹ اٹھائی، اسے زبردستی حریم کے کندھوں پر ٹھیک سے ڈالا اور اس کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولا---

-"اف حریم! میراآئس کریم کھانے کو کتنا دل کر رہا ہے نا، چلو نا یار آئس کریم کھا کر آتے ہیں ! پلیز چلو میرے ساتھ!"--

حریم نے زبردستی اپنا ہاتھ چھڑوایا ---

ارے بھائی حد ہو گئی ہے مجھے نہیں کھانی کوئی آئس کریم مجھے ان آنٹی سے بات کرنی ہے --

حریم نے اس کی آفر کو ٹھکرا دیا ---

حریم سچ میں نیچے بہت مزے کی آئس کریم ملتی ہے چلو نا یہ باتیں تو بعد میں بھی ہو جائیں گی

وہ حریم کو زبردستی باہر کی طرف گھسیٹ کر لے گیا، تاکہ یہاں مزید کوئی دھماکہ نہ ہو ---

حریم ارے ارے ہی کرتے رہ گئی ---

مسٹر تراب جبیل !!۔

مشکات نے نظریں نیچی کیے اسے پکارا --

۔"آج کے بعد آپ ہمارے کسی بھی نجی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے "۔

"ہیں ؟؟؟یہ کیا بول رہی ہے"

بوبی آنٹی نے مشکات کی طرف دیکھا۔۔ جو اس وقت آتش فشاں بنی بیٹھی تھی --- وہ تو شکریہ بولنے آئی تھی ۔

تراب نے اپنے دائیں آنکھ کی آئی برو کو اٹھایا --اسے بھی شاید اس بات کی امید نہیں تھی ۔

کیا مجھے کچھ سننے میں غلطی ہوئی ؟؟تراب کو مشکات کے رویے پر حیرت ہوئی --

۔"بیٹا! میں اور مشکات یہاں تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے تھے، جو تم نے آج نوال کے لیے کیا۔-" بوبی آنٹی نے نرمی سے بات کو سنبھالنے کی کوشش کی ۔

"مگر آپ کی بیٹی تو کچھ ارشاد فرما رہی ہیں --"

تراب کو مشکات کی بات کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی ۔

مشکات خاموش کھڑی رہی -- اسے اس وقت تراب کے وجود سے شدید گھن آ رہی تھی ۔ اس کے نزدیک ایسے مرد جو زبان سے شریف بنتے ہوں اور تنہائی میں ایسی بیہودہ عورتوں کے ساتھ پائے جائیں، دنیا کے سب سے منافق اور قابلِ نفرت لوگ تھے اسے بیہودہ مردوں سے ہمیشہ سے شدید نفرت تھی--

تراب نے نظریں اٹھا کر مشکات کی طرف دیکھا وہ سر جھکائے کھڑی تھی --

۔ "شکریہ کی کوئی بات نہیں مگر میں نے تو کچھ خاص نہیں کیا--- میں اپنی مرضی کا مالک ہوں --میرا جو دل کرے گا میں کروں گا --- وہ ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا وہ مخاطب مشکات سے ہی تھا --

مشکات سے برداشت نہ ہوا وہ تپتی ہوئی تنک کر بولی ۔

۔"جی بالکل! آپ کا جو جی میں آئے آپ کر سکتے ہیں مگر ہماری کالونی میں یہ گھٹیہ حرکتوں سے پرہیز رکھیں"۔

مشکات کو شدید غصہ آرہا تھا -- وہ اسے گھور رہی تھی

اور وہ گھورنا ایسا تھا کہ اگر نگاہوں سے گولیاں چل سکتیں تو تراب دوسری بار ہسپتال پہنچ چکا ہوتا۔

وضاحت کرو گی کون سی گھٹیہ حرکت کی میں نے ؟"۔'

"ابھی تھوڑی دیر پہلے جو آپ شوق فرما رہے تھے --"

مشکات کا اشارہ حریم کی طرف تھا ---تراب کی برداشت یہاں ختم ہوئی تھی وہ جتنی تحمل سے بات کرنے کی کوشش کرتا وہ اتنی اسے آگ لگا رہی تھی ---

"بیٹا ایسے نہیں بات کرتے اس نے مدد کی ہے ہماری"

بوبی آنٹی کو سخت شرمندگی ہو رہی تھی اپنی بیٹی کے اس رویئے پر --

"اماں احسان نہیں کیا ہم پر --"

اب ذرا مجھے تفصیل سے بات کرنے دیں ان زبردستی کے کرائے داروں سے --تاکہ جتنے دن یہ موصوف یہاں ہیں ذرا اخلاق کے دائرے میں رہیں ---

آخری بار سمجھا رہی ہوں مسٹر تراب جیسل یہاں اکیلے کسی لڑکی کا ہونا نا مناسب ہے آپ اچھی طرح جانتے ہیں ان خاتون کے لباس پر یہاں کوئی بھی اعتراض کر سکتا ہے اور پوچھا ہم سے جائے گا کیونکہ بد قسمتی سے پورشن ہم نے آپ کو دیا----

مشکات کے جو منہ میں آرہا تھا بولے جا رہی تھی --

"تو ؟"

تراب کے سکون میں رتی برابر فرق نہ پڑا --مگر مشکات مزید بے سکون ہوئی اس کی اس ڈھٹائی پر--

"تو یہ مسٹر تراب یہ دوبارہ نہیں ہونا چاہیئے --ورنہ --"

"اچھا ---ورنہ کیا ؟--پھر دہمکا رہی ہو ؟؟"

"نہیں صرف سمجھا رہی ہوں ہم شریف لوگ ہیں --"

بدماش تو میں بھی نہیں ہوں "-"

بوبی آنٹی کبھی مشکات کو دیکھتیں تو کبھی تراب کو--ان کو تو کوئی بولنے ہی نہیں دے رہا تھا---

دونوں ہی ہارنے کو تیار نہ تھے ۔

"بیٹا ویسے شریف لوگ اتنا چپک کر نہیں بیٹھتے لڑکیوں کے ساتھ بہت گناہ ملتا ہے "۔

آخر بوبی آنٹی نے اپنا پیٹ ہلکا کر ہی لیا اور وہ بات بول دی جو نہیں بولنی چاہیئے تھی --

مشکات نے اماں کو گھور کر دیکھا ---ہمیشہ غلط موقعے پر غلط بات کرتی ہیں ۔

"آپ دونوں مجھ پر فتویٰ لگانے آئی ہیں ؟"

تراب کو کوفت ہو رہی تھی اب ان دونوں ماں بیٹی سے۔

URDU NOVELS MAG

ہمیں آپ پر کوئی فتویٰ نہیں لگانا مسٹر جبیسل --مگر بہتر ہے آپ ذرا سمبھل کر رہیں اور دوپہر میں جو ہوا وہ دوبارہ نہ ہو --یہ مارپیٹ غنڑہ گردی میں شمار ہوتی ہے ۔

"کسی کی مدد غنڑہ گردی ہے ؟"

تراب صدمے میں تھا---

"تو تم نے میری مدد کیوں کی ؟"

تراب نے بھی سلگتا ہوا سوال پوچھا ۔

"انسانیت زندہ ہے مجھے میں --"

"تو سمجھ لو مجھ میں تم سے کچھ زیادہ ہی زندہ ہے"

وہ بھی تراب تھا کب کسی کے رعب میں آتا تھا ۔

بوبی آنٹی منہ پر ہاتھ رکھے دونوں کو زبان سے گولے برساتی دیکھ رہیں تھیں -- دونوں ہی تند و ترش لہجے میں گفتگو کر رہے تھے ۔

"آپ نہ ہوتے تو محلے کا کوئی اور لڑکا مدد کرتا---"

وہ یقین سے بولی ۔

۔"اس محلے میں سارے کھسرے ہیں یہ میں دیکھ چکا ہوں "۔

تمہاری بہن کو وہ گھٹیہ انسان سڑک پر گھسیٹ رہا تھا -- سب تماشہ دیکھ رہے تھے کسی کی غیرت نہیں جاگی اسے چھڑوا لے --- نامرد کہیں کے ----

تراب کی بات پر بوبی آنٹی نے سو فیصد اتفاق کیا تھا ۔

سہی کہتے ہو بیٹا---سب کے سب ڈرپوک بیٹا تم نے اس حالت میں جرت دکھائی میں تمہاری شکر گزار ہوں ---

بوبی آنٹی نے دل سے شکریہ ادا کیا۔

شکریہ بول کر مجھے شرمندہ نہ کریں آپ نوال میری بہنوں جیسی ہے --

آپ کی بیٹی کے پیسے عروہ تک پوہنچ چکے ہیں جو ہوسپٹل میں انہوں نے مہان بن کر مجھ پر لگائے تھے -- میں کسی کا احسان نہیں رکھتا ،وہ جتاتے ہوئے بولا۔

اس کی بات پر مشکات نے پھر ریکٹ کیا --

رکھنا بھی نہیں چاہئے اگلا نا جانے کس مجبوری میں ہو --

تراب جیسل کوئی راہ چلتا فقیر نہیں ہے جو کسی سے مانگتا پھرے ---

نہ تراب باز آیا نہ مشکات۔

بس کر دو تم دونوں کتنا لڑو گے ؟--- تراب بیٹا اس کی باتوں پر کان مت دھرو ---اور مشکو تم تو ایسی نہیں تھیں یہ اتنے جواب دینے کہاں سے سیکھ لئے -- بوبی آنٹی سچ میں پریشان تھیں آج اس کے رویئے کو لے کر۔

بوبی آنٹی نے مشکات کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا انہیں کچھ عجیب سا لگا -- ان کی نظر جیسے ہی اس کے ہاتھوں پر گئی وہ خاموش نہ رہ سکیں۔

مشکو یہ کب سے پہنے لگی ہو --؟؟

ان کا اشارہ اس کے ہاتھوں کی طرف تھا ---

مشکات نے ہاتھ چھڑا کر جھٹکا --

"اماں چلیں پلیز --"

مشکات کا رنگ فق ہوا -- نظریں سامنے بیٹھے ہوئے ناپسندیدہ مرد پر اٹھیں جو خود بھی نظروں کا رخ پھیر چکا تھا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

مشکات کا جی کیا اپنا سر پیٹ لے ---یہ بات گھر جا کر بھی پوچھی جا سکتی تھی ---

یہیں مشکات چاروں شانے چت ہوئی،وہ پھیکی پڑ چکی تھی -- وہ وہاں ایک پل بھی نہیں رک سکتی تھی -----اس کے لئے مزید وہاں کھڑے رہنا اب نا ممکن تھا ----

اماں اگر آپ کا شکریہ ادا کرنے کا شوق پورا ہو جائے تو چلیں ؟

ارے رکو ذرا میں ایک آخری بات پوچھ لوں ---

بوبی آنٹی نے تراب کو مخاطب کیا ۔

بیٹا تراب یہ جو بچی تھی--- بوبی آنٹی نے دروازے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے ابھی میران حریم کو لے کر گیا تھا ۔

کہیں شادی وادی کا ارادہ تو نہیں تمہارا ؟؟؟ ---

بوبی آنٹی کا تجسس سے برا حال تھا --

اماں ---"-"

مشکات نے انہیں ٹوکا ---

ارے اب تم تو چپ رہو بات کر رہی ہوں میں ۔

بوبی آنٹی نے اسے نظر انداز کیا ۔

مشکات پہلو بدل کر رہ گئی ۔

تراب نے اپنا گلا صاف کیا ---

"وہ میران کی دوست ہے ---"

وہ انجانے میں میران کو پھنسا گیا ---

URDU NOVELS MAG

"پر چپک تو تم سے رہی تھی وہ بیٹا؟"

بوبی آنٹی کو بات کی طے تک جانا تھا۔۔

"اسے عادت ہے سب سے چپکنے کی۔۔"

اف تراب کی وضاحت۔۔۔

برا نہ منانا تمہارے ساتھ ویسے جچے گی بھی نہیں۔۔مجھے ذرا پسند نہیں آئی وہ۔۔بیٹا میران تمہارا دوست ہے اسے بھی سمجھانا اس لڑکی سے دور رہے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔"

تراب نے مختصر سا پوچھا۔۔۔

بیٹا تمہارے ساتھ تو کوئی تمہارے جیسی ہی ہونی چاہیے ایک دم کڑک، بہادر۔۔ نڈر۔۔۔۔۔

وہ اپنی ہی روش میں بولے جا رہی تھیں۔۔۔

"اف اماں بس کریں۔۔۔چلیں گھر"

مشکات بری طرح زچ ہوئی ان کے فضول سوالوں پر۔

اگلے ہی لمحے مشکات نے اماں کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ناگواری سے رخ موڑا اور باہر نکل گئی۔

تراب نے گہرا سانس لیا۔

"عجیب بیوقوف عورت ہے۔۔"

"پتا نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو۔۔"

"دماغ خراب ہے اس لڑکی کا شاید"

وہ زیر لب بڑبڑایا---

💥💥💥💥💥💥💥💥💥💥

یہ پاگل پن چھوڑ دے اسد--! ۔

نہیں آتی نہ آئے، ہماری بلاسے، مرتی ہے مرے--!۔

جان چھوٹ گئی تیری، شکر منا---!۔

سعدیہ بیگم اپنے بیٹے کا ٹوٹا ہوا مان بحال کرنے یا اسے سمجھانے کے بجائے اس کے دماغ میں مزید نفرت اور ضد کے زہریلے بیج بو رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر ہمدردی سے زیادہ نوال کے لیے انتقام کی آگ سلگ رہی تھی---

میری بیوی ہے امی! کیسے چھوڑ دوں؟--

اسد بری طرح چلایا۔ اس کے چہرے کا غصہ اور دل کا درد اسے ایک پل بھی چین نہیں لینے دے رہا تھا---

اسد کا شمار ان لوگوں میں سے تھا جو اپنی چیزوں کو توڑ تو دیتے ہیں مگر کسی کو دینے کا حوصلہ نہیں کر پاتے اور یہاں تو بات اس کی بیوی کی تھی آج اس کی مردانگی پر وار ہوا تھا----وہ آج دو تھپڑ برداشت نہ کر سکا لیکن نوال کا خیال اب بھی نہ آیا جسے جانوروں کی طرح پیٹتا رہا---

"بیوی؟"

کالک مل گئی ہے تیرے منہ پر اسد---پیچھا چھڑوا لے اس ڈائین سے میں تو کہتی ہوں جا کر تین حرف اس کے منہ پر دے مار----نوال نے گھر نہیں بسانا---

سعدیہ بیگم نے طنز کا تیر چلایا---

نہیں چھوڑوں گا میں اسے طلاق نہیں دوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے----میری بیوی رہے گی وہ---

اس بیوی نے تمہارا حال دیکھو کیا کروا دیا؟ پورے محلے کے سامنے تجھے کتے کی طرح مار پڑوائی، اور ہمیں کیا پتا وہ لڑکا کون تھا جس نے تیرے اوپر ہاتھ اٹھایا؟ کوئی اپنا ہی یار ہوگا اس کا!۔۔

امی! اسی بات نے تو میرے تن بدن میں آگ لگا دی ہے، اسد نے دانت پیسے۔ یہ جو نوال میرے سامنے کبھی اونچی زبان میں بات نہیں کرتی تھی، آج وہ آنکھیں دکھا رہی ہے؟۔۔۔اس لڑکے کو تو دیکھ لوں گا میں وہ اس کالونی کا نہیں ہے مگر جو بھی بدلہ ضرور لوں گا یہ بات تو طے ہے ۔۔۔اور رہی بات نوال کی اس کے پر تو میں اب ایسے کاٹوں گا کہ وہ دوبارہ اڑنے کا سوچ بھی نہیں سکے گی!۔۔

غصے کے مارے اسد نے میز پر پڑا شیشے کا گلاس اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا، جو چھناکے سے ٹوٹ کر بکھر گیا۔سعدیہ بیگم نے ایک گہری اور سرد سانس بھری۔ ان کا لہجہ مزید زہریلا ہوا ۔۔

یہ اپنا مجنوں پن کہیں اور جا کر جھاڑنا اسد! میں ایک بات تجھے صاف صاف بتا دوں، اب نوال اس گھر میں کبھی واپس نہیں آئے گی...! ۔

تیری خاطر میں اسے اوپر کا پورشن دینے کو تیار تھی، مگر اب... اب تو حد ہی ہو گئی ہے۔ میں کسی صورت اس لڑکی کو دوبارہ اس چوکھٹ کے اندر گھسنے نہیں دوں گی..!۔

امی...! آپ بھی اپنے دماغ میں میری ایک بات اچھی طرح ڈال لیں.۔ اسد نے ضدی لہجے میں کہا۔

میں نوال کو ساری عمر طلاق نہیں دوں گا! چاہے وہ خوشی سے رہے یا پھر یہاں زبردستی گھٹ گھٹ کر مرے، مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مگر وہ رہے گی میری ہی قید میں، میری بیوی بن کر..!۔

اسد نے اپنا حتمی اور ظالمانہ فیصلہ سنایا۔

تو میرا بھی فیصلہ تم کان کھول کر سن لو!۔۔

سعدیہ بیگم صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

اس لڑکی کو اگر تم اس گھر میں دوبارہ لے کر آئے، تو اب کی بار اسے میں خود زندہ نہیں چھوڑوں گی! بھول جاؤ اس لڑکی کو، طلاق کا کاغذ تیار کرواؤ اور اس کے منہ پر مارو! کچھ ہی دن میں تمھاری ویسے بھی شادی ہے۔

سعدیہ بیگم جتنا زہر اس کے دماغ میں ڈال سکتی تھیں، ڈال رہی تھیں۔۔

آخر آپ کیوں بضد ہیں اسے طلاق دلوانے پر؟۔۔

اسد نے زچ ہو کر ماں کو دیکھا۔

میں جانتا ہوں میں اسے منا لوں گا۔ وہ میری بیوی ہے، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسی عورتوں کو قابو کیسے کرنا ہے! مارپیٹ کر ایک کونے میں ڈال دوں گا، پڑی رہے گی وہیں، آپ کو کچھ بھی نہیں کہے گی۔ اور آپ کو تو اس نے پہلے بھی کبھی کچھ نہیں کہا تھا نا امی، پھر کیوں تماشہ بنا رہی ہیں؟۔۔

دوسری شادی میں تب ہی کروں گا جب نوال یہاں ہو گی ۔۔۔ صبح آپ اور ابا میرے ساتھ چل رہے ہیں اور نوال کو ہر صورت لانا ہے ۔۔۔اس کے بعد آپ جو کہیں گی میں ویسا ہی کروں گا مگر نوال مجھے چاہئے تو چاہئے ۔۔۔بس ۔۔

اسد کی باتیں سن کر سعدیہ بیگم کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی، جیسے انہیں خوشی ہو کہ ان کا بیٹا بالکل ان کی ہی زبان بول رہا ہے۔

۔"ہمیشہ قصور اس مرد کا نہیں ہوتا جو عورت کی تذلیل کرتا ہے، کبھی کبھی قصور اس گود کا بھی ہوتا ہے جہاں اس نے جنم لیا۔ کچھ مائیں اپنے بیٹوں کو صرف 'مرد' بناتی ہیں، 'انسان' بنانا بھول جاتی ہیں۔ وہ انہیں سکھاتی ہیں کہ تم حاکم ہو، تم اونچے ہو، تم غلطی کرو تو 'لڑکپن' ہے اور کوئی عورت کرے تو 'گناہ'۔ یہ جو معاشرے میں ہر طرف عورت کی چادر تار تار ہوتی ہے نا، اس کی شروعات کسی سڑک پر نہیں، بلکہ اس دن گھر کے سائے میں ہوتی ہے جب ایک ماں اپنے بیٹے کی بدتمیزی پر شرمانے کے بجائے فخر سے مسکرا دیتی ہے۔ یہ لاڈپیار نہیں، ایک درندے کی پرورش ہوتی ہے۔"۔

)لمحہ فکریہ(

URDU NOVELS MAG

رات کا آخری پہر تھا، تراب بستر پر لیٹا ہوا تھا اور میران سامنے صوفے پر کروٹیں بدل رہا تھا۔ دونوں کی ہی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔۔۔میران کو اپنا کمرہ یاد آرہا تھا چھوٹا سا صوفہ اس کمر توڑ چکا تھا اور اپر سے مچھروں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔۔

سردیوں کے دن تھے اور ان دنوں میں مچھروں کا ہونا کسی اچھنبے سے کم نہیں تھا، مگر مچھروں کی روک تھام کے لیے نہ تو کوئی جالی لگی تھی اور نہ ہی کوئی دوسرا انتظام تھا۔۔۔

مچھروں کی فوج میران پر تند و تیز حملے کر رہی تھی۔۔ ایک ہی چیز میران کو اچھی لگی تھی اور وہ تھی یہاں کی بالکونی ۔۔رات کی رانی کی سوندھی سوندھی خوشبو اسے اپنا اسیر کر رہی تھی ۔۔ مگر اس وقت تو وہ مچھروں سے جنگ کر رہا تھا ۔

اوہ خدایا! مچھر ہیں یا ہاتھی کے بچے؟ میران نے چڑتے ہوئے کہا یار تراب جس سپیڈ سے یہ کاٹ رہے ہیں کہیں مجھے خون کی بوتلیں نہ لگوانی پڑ جایئں صبح ۔۔۔۔میران نے ایک بار پھر اپنے گال پر تھپڑ مارا اور ۔صوفے پر کروٹ بدلی۔

"تیرا خون پی کر حرام کی موت ہی مریں گے بیچارے"

"یار تو کیسے رہتا ہے یہاں ۔۔؟"

میران نے کمبل منہ سے ہٹاتے ہوئے تراب سے پوچھا۔

"جیسے یہاں سب رہتے ہیں"

تراب نے چھت کو گھورتے ہوئے بوجھل آواز میں جواب دیا۔

"تجھے تو عادت نہیں تھی یار ۔۔"

"وقت نے سب سکھا دیا ہے مجھے ۔۔۔"

میران نے تھوڑا سنجیدہ ہوتے ہوئے بات کا رخ بدلا۔۔

اچھا یہ بتا میرے جانے کے بعد ان ماں بیٹی نے کیا تماشہ لگایا تھا؟--

"وہی جو لگانا چاہیے تھا!---"

تراب نے وہ سب بتاتے ہوئے ناگواری کا اظہار کیا---

حریم کا لباس یار واقعی قابلِ اعتراض تھا۔ تو اسے سمجھانا چاہیے تھا کہ وہ ایسے کپڑے پہن کر کم از کم اس کالونی میں تو نہ آئے۔ --جب وہ میرے پاس آفس میں آئی تھی، تب تو کافی ڈیسینٹ طریقے سے ملی تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ یہاں وہ کسی فیشن شو کی ریمپ واک کرنے آ جائے گی۔ خیر، آئندہ میں اسے اچھی طرح سمجھا دوں گا کہ کہاں کیا پہننا ہے---

میران نے آئندہ کا پروگرام بھی بتا دیا---

"آئندہ وہ یہاں نہیں آئے گی---"

URDU NOVELS MAG

تراب نے سختی سے انکار میں سر ہلایا--

اس کا لہجہ حتمی تھا۔

میران نے تراب کے چہرے پر پھیلی خفگی کو دیکھا اور چپ چاپ دوبارہ صوفے پر لیٹ گیا، مگر تراب کی آنکھیں اب بھی بند ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں

میران نے صوفے پر پہلو بدلتے ہوئے ایک مچھر کو ہوا میں ہی اڑایا اور اچانک ایک نیا سوال داغ دیا۔

اچھا تراب! یہ تو بتا، جب وہ ماں بیٹی اندر آئیں اور حریم کو اس حال میں دیکھا، تو پھر تو نے کیا بتایا کہ حریم تیری کون ہے؟..کیا اس حجاب والی کو سب بتا دیا ؟

تراب میران کی بات سن کر بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے سنجیدہ چہرے پر ایک نہایت شرارت آمیز اور شاطرانہ مسکراہٹ ابھر آئی، جو اس کے عام مزاج سے بالکل الٹ تھی۔اس نے میران کی طرف دیکھا اور بڑے آرام سے بولا۔

"یہی بتایا کہ وہ دوست ہے----"

بوبی آنٹی نے جنت اور دوزخ کا نقشہ نہیں بتایا تجھے ؟--

"بتایا بلکل بتایا مگر تیرے لیئے --"

"میرے لیئے کیوں ؟؟میں نے کیا کیا ہے ؟"

وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا -

"کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا حریم تیری دوست ہے"

-"کیا؟"- میران صوفے پر ایسے اچھلا جیسے کسی

بچھو نے کاٹ لیا ہو---

کیا بکواس کی تو نے؟" ---"

اس کا منہ صدمے سے پورا کھل گیا تھا-تراب نے اپنی شرارت کو برقرار رکھتے ہوئے اسی سکون سے اپنی بات کو دہرایا--

میں نے کہا نا--- میں نے انہیں صاف بتا دیا کہ وہ حریم نامی آفت میری نہیں، بلکہ تیری دوست ہے اور تجھ سے ہی ملنے آئی تھی---

اوئے تراب کے بچے! خدا کا خوف کر!"-"

میران نے تکیہ اٹھا کر تراب کی طرف مارا جسے وہ سہولت سے کیچ کر گیا---

میں عدالت میں جھوٹے گواہ بھگتاتا ہوں اور تو نے یہاں گھر بیٹھے بٹھائے مجھے ہی مجرم بنا دیا؟اتنا بڑا الزام ؟؟-

"خیر ہے تو کیوں ہلکان ہو رہا ہے تو کونسا یہاں رہتا ہے"

"میری امیج تو خراب کر دی نا تو نے ---"

"تو؟؟؟؟"

تراب بے حس انسان تجھے تو فرق ہی پڑتا پر مجھے پڑتا ہے وہ عروہ کیا سوچے گی میرے لئے ؟

وہ تڑپ ہی اٹھا تھا ۔

"کیا سوچے گی پہلے سکوٹی کے نیچے دیتی ہے اب ٹرک کے نیچے دے گی "۔

میران کی حالت اسے مزہ دے رہی تھی ۔

تو نے اپنی امیج بچانے کے لیے میری معصوم شرافت کا جنازہ نکال دیا۔۔

تراب ہنستے ہوئے دوبارہ بستر پر لیٹ گیا۔۔

تو وکیل ہے نا میران! اپنا کیس خود لڑ لینا۔۔۔ مجھے امید ہے تو کیس جیت لے گا۔۔۔ ویسے تجھے عروہ کی نظر میں اچھا بننا کیوں ہے ؟ گھاس تو ڈالتی نہیں وو تجھے ۔۔۔

URDU NOVELS MAG

تراب کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا ۔

تو نے یہ حرکت کس حساب سے کی ہے؟۔۔ تیرے جیسا دوست کسی دشمن کو بھی نہ ملے ۔۔

کسی کو کیا فرق پڑتا ہے؟ بات ٹالنی تھی نا، ٹال دی ۔"بات ٹالنے کے چکر میں میرا پتا صاف کر دیا تو نے!"۔میران نے جھنجھلا کر کہا ۔

"خیر تو ہے اتنا دکھ کس بات کا ہے ؟"

تراب نے جانچتی نگاہوں سے گھورا۔۔

یار! ہو سکتا ہے مستقبلِ قریب میں کوئی میری رشتہ داری بن جائے ان سے۔۔مگر جو بکواس تو کر چکا ہے اس کے بعد تو رشتے داری تو چھوڑ میرا منہ بھی نہیں دیکھنے والی بوبی آنٹی ۔۔

میران منہ لٹکائے بولا ۔

دماغ خراب ہو گیا ہے یہاں آ کر؟ میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ یہاں رات مت گزارو، اس کالونی کا پانی اچھا نہیں ہے۔ یہ اچھے خاصے انسان کا دماغ گھما دیتا ہے۔ تو بھی گھم گیا ہے اور سن تیری ماں تجھے ایسا گھمائے گی نا، تجھے لگ پتا جائے گا۔۔

تراب نے اسے ایسا ویسا سوچنے سے باز رکھا۔۔

نہیں یار، میں سیریس ہوں ۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں، میران نے کمبل سائیڈ پر کرتے ہوئے بالکل سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تراب نے ایک گہرا سانس لیا۔

سوچ لے میران، تیری ماں تیرا کُونڈا کر دے گی ۔

یار! آخر کسی نہ کسی سے تو شادی کرنی ہی ہے نا؟" میران نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔

تو تیری ماں کسی غریب خاندان سے شادی نہیں کرے گی ۔ تجھے کیوں سمجھ میں نہیں آ رہی میری بات؟ تراب نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا۔۔

URDU NOVELS MAG

یار! ماں کو منا لوں گا میں، میران نے دلاسہ دیا۔۔

نہیں مانے گی تمہاری ماں، بہت سخت ہیں وہ تو کوئی امیر اور کبیر لڑکی ڈھونڈتی ہیں تمہارے لیے اور ویسے بائی دی وے یہ حادثہ کب ہوا ؟ دو دفع تم اس سے ٹکرائے ہو محبت بھی ہو گئی ؟؟

تراب اس افراتفری والی محبت پر حیران تھا۔۔

ارے محبت نہیں ۔۔۔بس اچھی لگی مجھے وہ ۔۔پڑھی لکھی ہے پر اعتماد ہے مجھے ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی ۔

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا ۔۔

تراب نے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔۔

اچھا! تبھی تو بار بار اس کے اسکوٹر کے نیچے آ رہا ہے، اب ساری زندگی اس کی زبان کے نیچے رہنا چاہتا ہے، ہاں؟۔۔

میران نے مسکرا کر سر جھکا لیا---

نہیں یار، عشق وشق والا کوئی سین نہیں ہے، لیکن وہ مجھے اچھی لگی ہے - صاف گو ہے، منہ پر بول دیتی ہے سب - اور مجھے لگتا ہے کہ ایک وکیل کے ساتھ ایسی ہی بیوی سوٹ کرتی ہے --

یار برائی کیا ہے تو نے اس کی آنکھوں کو کبھی غور سے دیکھا ہے ؟ اس کی آنکھوں میں کچھ نظر آیا میرے لئے ؟

ہاں -- تیرے قتل کا ارادہ بڑی شدت سے اس کی آنکھوں میں نظر آتا ہے --- یہ رشتہ نا ممکن ہے -

"تراب میں سیریس ہوں ---"

"میران میں بھی سیریس ہوں --"

"کیا برائی ہے مجھ میں ؟"

"کوئی اچھائی بھی تو نہیں ہے"

"میں اسے بھی وکیل بنا لوں گا --"

"ایک گھر میں دو وکیل نہیں رہ سکتے"

"اب اس میں کیا سائنس ہے ؟"

"تیرے بچوں کو پیدا ہونے سے پہلے ہی تیری ضمانت "کرانی پڑے گی ---

"یار تو کیسا دوست ہے ساتھ دینے کے بجائے دل توڑ دیا"

"میں حقیقت بتا رہا میران --"

"اچھا کماتا ہوں یار خوش رکھوں گا"

"جیسے اسد نے نوال کو رکھا --"

"تو اس خبیث سے اپنے دوست کو ملا رہا ہے۔"

"ملا نہیں رہا ڈائریکٹ تجھے خبیث بول رہا ہوں۔"

"،تو ساتھ دینے کے بجائے اب مجھے باتیں لگائے گا؟"

میران دلبرداشتہ ہوا----

میران مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے مسئلہ صرف تیری ماں کا ہے عروہ بہت پیاری بچی ہے---مگر اگر یہ رشتہ ہو بھی جاتا ہے تو تیری ماں عروہ کو بسنے نہیں دے گی میں جانتا ہوں آنٹی کو بہت اچھی طرح سے---

تراب نے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ کچھ بھی سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

وہ بار بار گیلری کی طرف جھانک رہا تھا---

۔"اچھا بتا، کیا اس وقت گیلری میں اس کے آنے کا کوئی چانس ہے؟"۔

میران نے گیلری میں جھانک کر دیکھا تو تراب نے ناگواری سے سر مارا---

۔"اس وقت عروہ تو نہیں آئے گی، البتہ کوئی اور ضرور آ سکتی ہے۔"۔

میران نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

"اس وقت کون آئے گی وہ نقاب والی؟"

تراب نے سنجیدہ سا چہرہ بنا کر جواب دیا۔

۔"چڑیلیں آتی ہیں اس ٹائم ویسے وہ بھی انہیں کی برادری کی لگتی ہے----"۔

"چڑیل---"

وہ زیر لب بڑبڑایا---

URDU NOVELS MAG

"اس ٹائم کالونی کی چڑیلیں یہاں چکر لگاتی ہیں۔ ؟"

میران نے بے یقینی سے پوچھا --

۔"ہاں --اگر ان سے ملنے کا شوق ہے تو جا، تھوڑی دیر گیلری میں بیٹھ جا سب پڑھی لکھی ہوتی ہیں شاید کوئی پسند کر لے تجھے "۔

تراب اسے بری طرح ڈرا رہا تھا --

یہ سنتے ہی میران فوراً اندر آ گیا۔

ویسے بھی اسے بچپن سے چڑیلوں اور بھوتوں والی باتوں سے بڑا ڈر لگتا تھا۔

"تو سچ کہہ رہا ہے؟ یہاں واقعی چڑیلیں ہیں؟"

تراب نے بمشکل اپنی ہنسی روکتے ہوئے سر ہلایا۔

"ہاں، ایک نہیں کئی ہیں، رات بھر پھرتی رہتی ہیں۔"

میران نے تراب کے چہرے پر سنجیدگی دیکھی تو اپنے صوفہ پر شرافت سے کمبل لپیٹ کر لیٹ گیا-- ۔

تراب نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے روبی کو سیدھا کیا جو اس کے پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹی ہوئی تھی اس کا ایک پنجا اسی نیلی ڈائری کے اپر تھا جسے وہ چھپا رہی تھی ---- روبی کو نا جانے کیوں اس نیلی ڈائری سے اتنا لگاؤ ہو گیا تھا ---

تراب کے ماتھے پر بل پڑے ---وہ ایک بار پھر اس کی ڈائری اسے دینا بھول گیا تھا ----تراب نے روبی کا ہاتھ اٹھا کر جیسے ہی اس نے ڈائری ہاتھ میں لی، اس کے اندر سے ایک خشک گلاب کا پھول پھسل کر سیدھا اس کی گود میں آ گرا۔

تراب چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

پھول کافی پرانا تھا۔

اس کی سرخی تقریباً ماند پڑ چکی تھی مگر اس کی پنکھڑیاں اب بھی محفوظ تھیں۔

ایسا لگتا تھا جیسے اسے سنبھال کر رکھا گیا ہو۔۔۔

تراب نے بے اختیار وہ پھول اٹھا لیا۔

پھر نہ جانے کس خیال سے ڈائری کھول لی۔

پہلے صفحے پر خوبصورت اور نفیس لکھائی میں کچھ درج تھا۔

ہمیں دریافت کرنے سے ہمیں تسخیر کرنے تک۔۔۔۔

بہت ہیں مرحلے باقی، ہمیں زنجیر کرنے تک۔۔۔

ہمارے ہجر کے قصے، سمیٹو گے تو لکھو گے۔۔۔۔

ہزاروں بار سوچو گے، ہمیں تحریر کرنے تک۔۔۔

ہمارا دل ہے پیمانہ، سو پیمانہ تو چھلکے گا۔۔۔۔

چلو دو گھونٹ تم بھر لو، ہمیں تاثیر کرنے تک۔۔۔۔

پرانے رنگ چھوڑو آنکھ کے، اک رنگ ہی کافی ہے۔۔۔

محبت سے چشم بھر لو، ہمیں تصویر کرنے تک۔۔۔۔

ہنر تکمیل سے پہلے، مصور بھی چھپاتا ہے۔۔۔

ذرا تم بھی چھپا رکھو، ہمیں تعبیر کرنے تک۔۔۔

دلچسپ۔۔۔"۔"

۔تراب کو یقین نہیں تھا مشکات جیسی جلاد لڑکی بھی ایسا ذوق رکھتی ہو گی ---- اسے کسی کی ذاتی باتوں سے کوئی سر و کار نہیں تھا مگر یہ ڈائری اسے اکسا رہی تھی کہ وہ یہ غیر اخلاقی حرکت کر لے --

تراب کی نظریں چند لمحے انہی الفاظ پر جمی رہیں۔

پھر اس نے اگلا صفحہ پلٹ دیا۔

"اپنے پیاروں کو الودہ کرنا کتنا مشکل کام ہے --"

مگر میں نے آج یہ بھی کیا --آج زندگی نے مجھے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی محبت کو دفن کرنا بھی سکھا دیا ۔

پھر اس نے اگلا صفحہ کھولا --- اور اچانک جیسے لفظ بدل گئے... ڈائری کا رنگ بدل گیا ہو....

سہیلی کیا تم جانتی ہو آج اس نے مجھ سے کیا سوال کیا ؟؟؟-- وہ مجھ سے میری محبت کی حد پوچھ رہا تھا ---بتاؤ بھلا محبت کی حد بھی ہوتی ہے ----

"مگر اس نے آج پھر وہی سوال پوچھا...."

'تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟'"۔

میں نے بے اختیار ہنس کر اسے دیکھا تھا۔

'یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے؟'

وہ ضدی بچوں کی طرح میرے سامنے آ بیٹھا۔

'ہاں، یہی ایک بات تو جاننا چاہتا ہوں'۔

'کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے؟'

میں نے کتاب بند کر دی تھی۔

اور چند لمحے اسے دیکھتی رہی ---

URDU NOVELS MAG

"کیا کرو گے جان کر ؟"

"تمہارے جواب کو محفوظ کر لوں گا ہمیشہ کے لئے"

"جب میں پاس ہوں تو اس بات کا جواز ؟"

"جواز ہی تو ہے کمبخت انسان ہمیشہ نہیں رہتے"

"تم مجھے ڈراتے کیوں ہو ؟"

وہ تھوڑا سا مسکرایا۔ --

میں ڈرا نہیں رہا، میری جان،میں تو بس اس سچائی کو خوبصورت بنانا چاہتا ہوں جس سے ہم سب کو گزرنا ہے۔ انسان فانی ہیں، لیکن ان کی محبتیں لازوال ہوتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب کبھی وقت ہم سے ہمارا آج' چھیننے کی کوشش کرے، تو تمہارا یہ جواب میرے پاس موجود ہو --

میں نے اس کے ہاتھوں کی گرفت کو محسوس کیا۔ اس کا جواب اتنا خوبصورت اور گہرا تھا کہ میری آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے۔

وہ ہمیشہ ایسے ہی سوال پوچھتا تھا جن کے جواب لفظوں میں نہیں دیے جا سکتے--

""تم سے محبت کا کوئی پیمانہ نہیں"

"کوئی حد تو ہو گی ؟"

"نہیں کوئی حد نہیں ہے --"

اس کے ہونٹوں پر وہی دلکش مسکراہٹ آ گئی تھی جس سے میں ہمیشہ ہار جاتی تھی۔

"جھوٹی --"

میں چونک گئی۔

"میں نے سچ کہا فراز--"

"تم نے سچ ہی تو نہیں بولا مشکات--"

محبت کی حد ہوتی ہے"۔"

۔وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا--

ہر چیز کی ہوتی ہے۔"۔"

"اچھا پھر تم مجھے اپنی حد بتا دو--"

میرا دل جانے کیوں اس پل زور سے دھڑک رہا تھا---

وہ پھر مسکرایا---

"اچھا سنو--"

میں نے اپنی کتاب کو ایک طرف رکھا اور پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔

میری محبت تمہارے لیے اس گہرے سمندر جیسی ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، اور اس اڑتے ہوئے پرندے جیسی ہے جس کا آسمان صرف تم ہو۔ میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ اگر کائنات کے سارے رنگ اکٹھے کر لیے جائیں، تب بھی تمہاری ایک مسکراہٹ کے سامنے وہ پھیکے لگیں گے۔ میں تمہیں اپنی ہر سانس کے ساتھ خود میں اترتے ہوئے محسوس کرتا ہوں--

اس کے اس جواب پر چلا اُٹھی---

"تم بھی جھوٹ بولتے ہو فراز--"

اب بتاؤ، کیا اس محبت کو کسی ترازو میں تولا جا سکتا ہے؟---تم نے اس محبت کی سرحد کہاں رکھی ہے؟۔ تم نے کہا ہر چیز کی حد ہے تو تمہاری اس محبت پر میں قربان جاؤں مگر حد کہاں ہے ؟ --

وہ چند لمحوں کے لیے بالکل ساکت ہو گیا۔۔

"حد،؟ "

اس نے دہرایا --

میری محبت کی حد 'تم' ہو، اور تم پر ختم ہونے والی چیز کی کوئی سرحد نہیں ہو سکتی۔۔

"کیا خوبصورت تضاد ہے --"

اس کا مطلب یہ ثابت ہوا کہ محبت کی کوئی حد نہیں ہوتی --میرے لئے تو تمہارے بعد آگے کوئی راستہ ہی نہیں ہے جہاں میری محبت جا سکے---

میں نے بہت اعتماد کے ساتھ اسے جواب دیا ---

"جب راستہ بدلنا چاہو گی تو میرے علاوہ بھی بہت سے چہرے دکھائی دیں گے"۔

اف تمہاری یہ فضول سی لاجک فراز --

'تم بتاؤ، اگر میں تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں تو؟'

اس نے فوراً میری بات کاٹ دی۔

"تم کہیں نہیں جاؤ گی --"

"'فرض کرو چلی جاؤں۔'"

"'تو میں ڈھونڈ لوں گا تمہیں۔'"

"'اور اگر نہ ملی تو؟'"

"'پھر؟'"

'''پھر شاید میں زندہ تو رہوں----''

'''مگر زندگی نہیں گزار سکوں گا-'''

تراب کا ہاتھ وہیں رک گیا-----

محبت کو لے کر دو الگ فلسفے --- دو الگ الگ مزاج کے لوگ مگر ایک چیز مشترکہ ---وہ تھی محبت ---اس نے فراز کے جواب پر غور کیا ---اس نے بہت گہری بات کی تھی ---

سمندر چاہے جتنا بھی گہرا ہو ایک سطح پر آکر اسے خشک ہونا پڑتا ہے ،قدرت کے رنگ چاہے کتنے ہی رنگین ہوں مگر رات کی سیاہی ہر رنگ پر سیاہی پھیر دیتی ہے پرندے جس آسمان میں اڑتے ہیں اسی آسمان میں شکار بھی بنتے ہیں --- مشکات کی بات بھی ٹھیک تھی کہ محبت کو ایک کوزے میں بند نہیں کر سکتے یہ تو ہوا میں خوشبو کی طرح پھیلتی ہے ----

URDU NOVELS MAG

تراب نے چند لمحے خاموشی سے صفحے کو دیکھا۔

پھر پہلی بار اس کے ذہن میں ایک سوال ابھرا۔

آخر وہ شخص تھا کون...؟

جس نے مشکات جیسی لڑکی کو یہ جملے لکھنے پر مجبور کر دیا تھا--کون تھا جس نے مشکات کے چہرے کی ہنسی بھی چھین لی ---

وہ فلحال ڈائری کو بند کر چکا تھا ----مگر اسے فراز کے جواب نے الجھا دیا تھا ---وہ مزید اسے پڑھنا چاہتا تھا --

🔥🔥

ابھی صبح نو ہی بجے تھے کہ گلی کے موڑ پر ایک سفید گاڑی آ کر رکی۔ گاڑی کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے حنان باہر نکلا۔ گہرے نیلے رنگ کے کُرتے اور سفید شلوار میں وہ نہایت وجیہہ، سنجیدہ اور اپنے اندر ایک ٹھہراؤ لیے ہوئے تھا --

اس کے ساتھ ہی گاڑی سے ریحانہ بیگم اتریں۔ دو سال--- پورے دو سال کا طویل عرصہ بیت گیا تھا اپنی چھوٹی بہن (بوبی آنٹی) سے ناراضگی اور دوری میں۔ ان دو سالوں میں عیدیں بھی آئیں اور شبِ براتیں بھی، مگر انا کی دیوار اتنی اونچی تھی کہ کوئی ایک دوسرے کی چوکھٹ تک نہ چل سکا۔

آج جب ریحانہ بیگم نے بوبی آنٹی کے پرانے مکان کے کے گیٹ کو دیکھا، تو ان کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا۔

ہم اپنے ہی پیاروں کو گلے لگانے میں اکثر اتنی دیر کیوں کر دیتے ہیں؟ معاف کرنا انسان کے لیے کائنات کا مشکل ترین عمل کیوں بن جاتا ہے؟

ہم ہم وقت کی فراوانی کے ایک خوبصورت فریب میں جی رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ وہ شخص، وہ لمحہ، اور وہ محبت ہمیشہ یہیں رہے گی، جبکہ زندگی ریت کی طرح ہاتھوں سے سرک رہی ہوتی ہے۔ ہم انا، ناراضگی اور 'پہل کون کرے گا' کی جنگ میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ یہ بھول جاتے ہیں کہ رشتے رابطوں کے محتاج ہوتے ہیں، انتظار کے نہیں۔

معاف کرنا اس لیے کائنات کا مشکل ترین کام لگتا ہے کیونکہ یہ ہماری جبلت کے خلاف ہے۔ انسان کا خمیر بدلہ لینے، برابر کرنے اور اپنی چوٹ کا حساب مانگنے پر اکساتا ہے۔

جب ماں باپ بہن بھائی چلے جاتے ہیں، تو دنیا سے بے غرض دعا کا سایہ اٹھ جاتا ہے۔ جب بہن بھائیوں سے دوریاں آتی ہیں، تو ہمارے بچپن کے گواہ گم ہو جاتے ہیں۔ انا کی دیوار اتنی اونچی مت کیجیے کہ اس کے پار کھڑے اپنے ہی خون کے چہرے دکھنا بند ہو جائیں۔ کیونکہ جب یہ رشتے مٹی کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔

)لمحہ فکریہ(

حنان نے آگے بڑھ کر گھنٹی بجائی ---رات کی رانی کی تیز خوشبو اس کے دل کے پرانے زخم تازہ کر رہی تھی۔

آج سنڈے کا دن تھا مشکات نماز کے بعد نوال کے پاس بیٹھی تھی اسے زبردستی کچھ کھلایا تھا۔۔۔ابھی اس کا ارادہ کچھ دیر آرام کرنے کا تھا کہ گھنٹی کی آواز نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی ۔۔۔۔

عروہ نے اٹھ کر گیلری سے جھانکا ۔۔۔۔

وہ واپس پلٹی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی ۔۔۔۔

اماں ۔۔۔۔اماں ۔۔۔

وہ بچوں کی طرح چلاتی ہوئی واپس آئی ۔۔۔

عروہ کون ہے نیچے ؟؟ مشکات نے عجلت میں پوچھا ۔۔

باجی خالہ اور حنان بھائی آئیں ہیں ۔۔۔میں نے دروازہ کھول دیا ہے آپ حجاب کر لیں میں انہیں بٹھاتی ہوں ۔۔

مشکات کے چہرے پر چند لکیریں نمایاں ہو کر غائب ہوئیں ۔۔۔

خالہ اور حنان یہاں ؟؟؟مگر کیوں ؟؟؟

اس کا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا ۔۔۔وہ اپنا ماسک اور دستانے پہنے اندر کی طرف بڑھی ۔۔۔

، بڑی خالہ۔۔۔ حنان ؟۔۔

ناشتہ کرتی نوال کا ہاتھ ایک بار پھر رکا ۔۔۔وہ چائے کا کپ اٹھائے وہاں سے چلی گئی تھی ۔۔۔

بوبی آنٹی کو یہ عروہ کا کوئی مذاق لگا مگر حیرت کی انتہا تو اس وقت ہوئی جب وہ حنان کے ساتھ ان کے سامنے کھڑیں تھیں ۔۔

وہ آگے بڑھیں۔۔۔ بے اختیار ہوئیں اور دونوں بہنوں کی نظریں جیسے ہی ملیں، وقت جیسے وہیں تھم گیا۔ دو سال کا وہ غصہ، وہ ناراضگی جو پہاڑ جیسی لگتی تھی، خون کے رشتے کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئی۔بوبی آنٹی اپنی بڑی بہن

ریحانہ کی طرف لپکیں اور ریحانہ بیگم نے آگے بڑھ کر اپنی چھوٹی بہن کو گلے سے لگا لیا۔ دونوں بہنیں ایک دوسرے کے گلے لگ کر اس طرح روئیں کہ صحن کی دیواریں بھی ان کے دکھ اور پچھتاوے کی گواہ بن گئیں۔

دو سال کی جدائی، شکوے اور دوری، سب ایک ہی پل میں آنسو بن کر بہہ گئے۔"میری بوبی۔۔ میں کیسی بدقسمت ہوں جو اپنی چھوٹی بہن اور بچوں سے اتنی دور رہی،"۔۔۔

ریحانہ بیگم زار و قطار رو رہی تھیں۔۔مجھے معاف کر دے رخسانہ ! میں بڑی ہو کر بھی اپنی انا میں اندھی ہو گئی تھی، اپنی چھوٹی بہن کو ہی بھول گئی۔۔ ریحانہ بیگم نے روتے ہوئے بوبی آنٹی کے کندھے پر سر رکھ دیا۔"نہیں آپا ایسا نہ کہیں ۔۔۔، قصور میرا بھی تھا۔۔۔۔ میں ہی شاید آپ کو روک نہ سکی ۔۔۔"۔

بوبی آنٹی نے روتے ہوئے اپنی بڑی بہن کے آنسو پونچھے ۔حنان خاموشی سے ایک طرف کھڑا اپنی ماں اور خالہ کے اس دلدوز ملاپ کو دیکھ رہا تھا، اس کی اپنی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں۔ یہ ملاپ صرف دو بہنوں کا نہیں تھا، بلکہ یہ اس بات کا آغاز تھا کہ اب نوال کی زندگی کے فیصلے کے لیے پورا خاندان ایک ہونے جا رہا تھا۔۔۔

عروہ بھاگتی ہوئی نوال کے کمرے کی طرف بڑھی مگر اس کا کمرہ بند تھا۔۔۔وہ اب کسی سے ملنا ہی نہیں چاہتی تھی ۔۔۔اسے ترس بھری نگاہوں سے دیکھا جائے یہ اسے قبول نہیں تھا ۔۔۔

🔥🔥۔

باجی نوال کیوں برداشت کرتی ہے سب کچھ ۔۔؟آپ کو کیوں خبر نہ ہوئی وہ کس عذاب میں ہے ۔۔n

حنان کا براہ راست سوال مشکات کو حیران کر گیا ۔۔۔

مشکات کو کوئی جواب نہیں سوجھا ۔۔کیا جواب دیتی کہ اسد کو بڑھاوا دینے والی وہ خود تھی ۔

حنان... نوال ایسی ہی ہے۔ وہ اپنے دکھوں کا اشتہار نہیں بناتی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں اداسی دیکھی تھی، میں نے اس کے لہجے کی تھکن کو محسوس بھی کیا تھا... لیکن جب بھی میں نے اس سے پوچھنا چاہا، اس نے اپنے ہونٹوں

پر مسکراہٹ سجا کر مجھ سے جھوٹ بول دیا۔ وہ رشتوں کو بچانے کی آگ میں اکیلی جلتی رہی، اور میں... میں اس کے اس جھوٹ کو سچ سمجھنے کی گناہ گار ہو گئی۔ مجھے سچ میں اندازہ نہیں تھا کہ ظلم اس حد تک بڑھ چکا ہے----

نہیں باجی نوال ایسی نہیں تھی --وہ ظلم اور زیادتی برداشت نہیں کرتی تھی ---جس نوال کو میں جانتا ہوں وہ بہادر تھی ---

حنان کی بات پر مشکات نے گہری سانس لی ----

۔"حنان میرے بھائی ،یہ نوال وہ نہیں ہے جس کے ساتھ تم بچپن میں کھیلا کرتے تھے ----یہ نوال اس نوال سے بہت مختلف ہے جسے جاننے کا دعوی تم کر رہے ہو"۔

حنان خاموش رہا ----

باجی "۔"

کچھ دیر بعد اس نے مشکات کو دوبارہ مخاطب کیا---

مشکات نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا---

۔"آپ نے اسے اس جہنم میں دوبارہ نہیں بھیجنا ---کسی صورت نہیں -- ماموں آرہے ہیں آج ان کے ساتھ اسد اور اس کے پیرنٹس بھی ہیں وہ نوال پر پریشر ڈالیں گے کہ اسے واپس بھیجا جائے مگر آپ نے کسی کی نہیں سننی "۔

مشکات مسکرا دی ---

میں جانتی ہوں حنان مجھے اندازہ تھا کہ اسد اب ایسا ہی کچھ کرے گا مگر اس بار نوال کو کوئی حماقت نہیں کرنے دوں گی میں ----خیر نوال کی چھوڑو اپنی سناؤ زندگی میں آگے بڑھے کے نہیں ؟؟؟

ماحول کو بدلنے کے لیے اس نے دھیمے سے مسکرا کر حنان کی آنکھوں میں جھانکا---اس کی آنکھیں ویران تھیں ---

آگے...؟"۔"

حنان کے لبوں پر ایک تلخ، بے نام سی مسکراہٹ ابھری۔ "آگے کیسے بڑھا جاتا ہے باجی؟ آپ بتائیں نا..."۔

مشکات حنان کے اس اچانک اور گہرے سوال پر چونک گئی۔ وہ کچھ سوچنے لگی، اس کی نظریں کمرے کی دیوار پر ٹک گئیں، جیسے وہ ماضی کے ورق الٹ رہی ہو۔ اس نے خود کو سنبھالا اور دھیمی آواز میں بولی --

۔"آگے بڑھنا... خود کو وقت کے دھارے پر چھوڑ دینے کا نام ہے حنان۔ ماضی کی لکیروں کو مٹا کر، نئے راستوں پر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ یادیں دامن پکڑتی ہیں، لیکن ہمیں ان کا ہاتھ چھڑانا پڑتا ہے۔ یہی زندگی کا اصول ہے، اور انسان کو آگے بڑھنا ہی پڑتا ہے۔"۔

۔"اگر آگے بڑھنا اتنا ہی آسان ہے باجی... تو آپ اب تک کیوں کھڑی ہیں وہاں؟ آپ کیوں نہیں اپنے آپ کو موو آن کر سکیں؟ آپ کیوں نہیں آگے بڑھیں اب تک؟"۔

مشکات کا سانس جیسے حلق میں اٹک گیا۔ حنان کا ہر لفظ ایک تیر کی طرح اس کے دل کے پار ہو رہا تھا۔

۔"فراز بھائی کو کیوں نہیں بھولی ہیں آپ اب تک؟ اگر آپ کا دل اب بھی اسی ایک موڑ پر کھڑا ہے، تو مجھے کیوں کہتی ہیں کہ میں آگے بڑھ جاؤں؟ سچ تو یہ ہے باجی... کہ ہم جنہیں دل میں بسا لیتے ہیں، ان سے آگے نکلنا ہمارے بس میں ہوتا ہی نہیں!"۔

مشکات نے تڑپ کر نظریں چرا لیں--- بہت بولنے لگے ہو تم -- "حنان... ہر انسان کے دل کا ایک قبرستان ہوتا ہے جہاں وہ اپنی کچھ یادوں کو دفن کر دیتا ہے۔ میں نے بھی یہی کیا ہے۔ فراز میری زندگی کا وہ حصہ تھے جو اب ختم ہو چکا ہے... میں آگے بڑھ چکی ہوں، تبھی تو آج یہاں کھڑی ہوں۔"۔

حنان مسکرا دیا --

۔"قبرستان؟ باجی... جنہیں دفن کیا جاتا ہے، ان کی برسی منائی جاتی ہے---اپنی محبت کے ایثال و ثواب کے لیے آپ کیا کرتی ہیں ؟؟ کیا محبت کی بخشش کی دعائیں مانگتی ہیں ؟؟؟۔کیا خود کو جھوٹی تسلی دینا ہی آگے بڑھنا ہے؟"۔

۔"تم بات کا رخ موڑ رہے ہو حنان۔ انسان کو بدلتے وقت کے ساتھ اپنے فیصلوں کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ میں نے اللہ کی رضا کے سامنے سر جھکا دیا ہے۔ یہی میرا آگے بڑھنا ہے۔"۔

۔"اللہ کی رضا کے سامنے سر جھکانا اور بات ہے باجی، اور اپنے دل کے ارمانوں کا گلا گھونٹ کر جینا اور بات ہے--- آپ صرف فرائض کی چادر میں لپٹی ایک خاموش لاش ہیں "۔

۔"حنان! تم حد پار کر رہے ہو۔ زندگی صرف اپنی ذات کے گرد نہیں گھومتی۔ ہمیں دوسروں کی خوشی کے لیے، اپنے اپنوں کے مان کے لیے کچھ سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ قربانی کیا ہوتی ہے؟"۔

حنان افسردہ ہوا --

۔"قربانی؟ یا اپنی بزدلی کو قربانی کا نام دینا؟ باجی... مجھے بس اتنا سمجھا دیں کہ وہ رشتہ، وہ محبت، وہ انسان جو کبھی آپ کی کائنات تھا... کیا ایک فیصلے کی مار ہوتا ہے؟ کیا سچی محبت اتنی کمزور ہوتی ہے کہ کسی کے کہہ دینے سے، یا حالات کے بدل جانے سے دل سے بے دخل کر دی جائے؟ اگر ایسا ہے، تو پھر محبت سچ تھی یا آپ کا وہ فیصلہ جو آپ نے بعد میں کیا؟"۔

۔"تم نہیں سمجھ سکتے حنان... کچھ فیصلے ہم خوشی سے نہیں کرتے۔ دل پر پتھر رکھنا پڑتا ہے۔"۔

۔"تم نہیں سمجھ سکتے حنان... کچھ فیصلے ہم خوشی سے نہیں کرتے۔ دل پر پتھر رکھنا پڑتا ہے۔"۔

۔"تو پھر مجھ سے کیوں کہتی ہیں کہ میں آگے بڑھ جاؤں؟ کیا آپ مجھے بھی اسی مصلحت کے دوزخ میں دھکیلنا چاہتی ہیں جس میں آپ خود برسوں سے جل رہی ہیں؟"۔

حنان بس اب اس کے آگے مزید ایک بھی لفظ نہیں سنوں گی میں بہت بول چکی ہوں تم -----

حنان نے سرد سی آہ بھری ----

افسوس آپ نے ایک بار بھی اپنی محبت کے اجڑنے کا ماتم نہیں کیا--- ویسے کبھی فراز بھائی سے ملاقات ہوئی دوبارہ ؟؟

"نہیں مجھے کسی سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے اب"

انسان تو اپنے دشمنوں کی بھی خبر رکھتا ہے وہ تو پھر آپ کی محبت تھے ---- مشکات کو لگا یہ لڑکا آج اسے زمین میں زندہ دفن کر کے ہی چھوڑے گا ----

بس کر دو حنان اپنی باجی کو کتنا شرمندہ کرو گے --

فراز میری محبت نہیں میری زندگی کا سیاہ باب تھا ---

حنان نے ہاتھ اٹھا کر مشکات کو مزید کچھ بھی بولنے سے روک دیا ---

محبت کی اتنی بے قدری اتنی توہین باجی ----اپنے الفاظ سنبھال کر رکھیے گا کیونکہ ایک دن آپ کو اپنے انہی الفاظوں پر بہت شرمندگی ہونے والی ہے ---

حنان وہاں سے اٹھ چکا تھا مگر مشکات کی دنیا میں طوفان برپا کر گیا تھا ----

🔥🔥

میران نے شیک کا گلاس ہاتھ میں پکڑا اور ایک گھونٹ لے کر فوراً بری طرح منہ بنایا۔

"۔"اف! یہ تو زہر بن گیا ہے۔

میران اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے ملک شیک میں نقص نکال رہا تھا۔ اس نے مائنڈ بلونگ ریسیپی بنانے کے چکر میں ٹھنڈا دودھ ڈالنے کے بجائے ابلا ہوا گرم دودھ ہی بلینڈر میں گھما دیا تھا، جس کی وجہ سے وہ نہایت ہی بدمزہ اور عجیب سا لگ رہا تھا۔تراب نے بیڈ پر لیٹے لیٹے اپنی ایک آنکھ کھولی اور اسے گھورا۔

۔"تو ایسا کر کہ یہ شاہکار ملک شیک تو خود ہی پی کر مر جا۔"۔

تراب نے اسے پینے سے صاف انکار کر دیا۔

۔"یار! اتنا برا بھی تو نہیں بنا ہے، صرف تھوڑا گرم ہی تو ہے،"۔

میران نے گلاس کو روشنی میں دیکھتے ہوئے اپنی صفائیاں پیش کیں۔

"اور سردیوں میں تو اتنا گرم شیک چلتا ہی ہے یار۔۔"

وہ لاڈلا وکیل زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے کچن میں گیا تھا، اس لیے اپنی ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

برف ڈال دے اس میں،۔

۔" تراب نے اس کی شکل دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے مشورہ دیا۔میران نے گلاس وہیں میز پر پٹخا اور تپ کر بولا۔

۔ "بیوی نہیں ہوں تیری جو ایسے حکم جھاڑ رہا ہے! اور کہاں سے لاؤں اس وقت برف؟"۔

"۔"نیچے سے لے آ۔۔

تراب نے مختصر جواب دیا۔۔

سن ۔۔۔ سامنے والوں کے پاس ہو گی ۔۔۔ آئیڈیا وہاں سے لے آتا ہوں ۔۔ وہ اپنے بال ہاتھوں کی انگلیوں سے سنوارتا ہوا اٹھا ۔۔۔۔

۔چند لمحوں بعد وہ بوبی آنٹی کے پورشن کے سامنے کھڑا تھا۔

بوبی آنٹی کے گھر کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ اندر سے دھیمی دھیمی آوازیں آ رہی تھیں، جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اندر کچھ خاص مہمان آئے ہوئے ہیں۔میران نے آگے بڑھ کر دروازے کے پٹ پر آہستہ سے دستک دی۔اگلے ہی لمحے عروہ سامنے آ گئی۔۔۔

آپ آگئیں ؟؟

میران کو اسے دیکھ کر خوشگوار سا احساس ہوا ۔۔

صبح صبح کیا تکلیف ہے ؟

وہ کمر پر ہاتھ رکھے جلدی میں تھی ۔۔

اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا اور بالوں کی پونی بنائی ہوئی تھی۔ میران کو صبح صبح اپنے دروازے پر دیکھ کر اس نے حیرت سے اپنی بھنویں اچکائیں---

اب فقیروں کی طرح کیا مانگنے آئے ہیں آپ؟--

عروہ نے اپنے روایتی تیکھے انداز میں پوچھا۔میران نے اسے دیکھتے ہی فوراً اپنے سارے دانت نکال دیے۔

اس فقیر کی جھولی بھر دیں آپ کو بڑا ثواب ملنا ہے ۔

وہی پوچھ رہی ہوں کیا چاہئے آپ کو ؟؟

مروہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا --مجھے تھوڑی سی آئس چاہیے۔ کیا مل جائے گی؟--

عروہ نے اپنے دونوں بازو سینے پر باندھ لیے اور تنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اتنی ٹھنڈ میں آئس ؟؟

وہ حیران ہوئی --

جی اس فقیر کے دل کو ٹھنڈک چاہئے ---میرا مطلب منہ کو ---

عروہ نے اسے گھورا ---

نیچے آپ کو سب مل جائے گا آئس نہیں ہے میرے پاس وہ دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی میران نے اپنا ہاتھ پھر آگے کیا ---

سوالی کو خالی ہاتھ نہیں بھیجتے ----

میران نے دل پر ہاتھ رکھا ---

آپ نہایت ہی لوفر اور ٹھرکی وکیل واقع ہوئے ہیں ----

میرے پاس کھلے پیسے نہیں ہیں ورنہ اپنا صدقہ ضرور دے دیتی --- صبح صبح کس کی شکل دیکھ لی ---

URDU NOVELS MAG

وہ بڑبڑاتی ہوئی دروازہ اس کے منہ پر مار گئی --

میران گہرا مسکرایا -----

"صدقہ تو تمہارا یہ فقیر نکال دے گا"

میران نے ہزار ہزار کے کچھ نوٹ نکالے ارادہ نیچے کسی ضرورت مند کو دینے کا تھا ---

🔥🔥

جاری ہے -

URDU NOVELS MAG